بسم اللہ الرحمن الرحیم

حیض کی عادت کے مطابق پاک ہونے کے ایک دن بعد داغ لگے تو کیا حکم ہے ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عام طور پر چار دن پیریڈز آتے ہوں مگر اس بار جب چوتھے دن پر غسل کرلیا تو پانچویں دن میں پھر سپاٹنگ ہوگئی اور پانچویں دن پھر غسل کرنا پڑا تو ان نمازوں کا کیا حکم ہوگا جو پہلے غسل کے بعد پڑھیں ؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں چوتھے دن کے غسل سے پانچویں دن کی سپاٹنگ تک کی نمازیں نہ ہوئیں؛ کیونکہ حیض کی اکثر مدت یعنی دس دن کے اندر اندر آنے والا خون حیض ہی شمار ہوتا ہے بشرطیکہ اس کے بعد پندرہ دن پاکی کے گزریں، پس پانچویں دن کی سپاٹنگ تک کا دورانیہ حیض ہے اور حائضہ کے لیے نماز معاف رکھی گئی ہے، لہٰذا ان نمازوں کی قضا بھی لازم نہیں۔

علامہ محمد عابد بن احمد سندی مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1257ھ/1841ء) در شرح غرر کے حوالے سے لکھتے ہیں: ”إذا عاودها الدم في العشرة بطل الحكم بطهارتها ويجب عليها الاغتسال“ ترجمہ: جب خون دس دنوں کے اندر پھر سے لوٹ آئے تو عورت کی طہارت کا حکم باطل ہوجائے گا اور اس پر غسل کرنا واجب ہوگا۔ (طوالع الأنوار شرح الدر المختار، کتاب الطہارۃ، باب الحیض، جلد 1، صفحہ 246، مخطوطہ)

علامہ ابن عابدین سید محمد امین بن عمر شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: ”لو عاد الدم بطل الحكم بطهارتها فكأنها لم تطهر. قال في التاتارخانية: وهذا إذا عاد في العشرة ولم يتجاوزها وطهرت بعد ذلك خمسة عشر يوما، فلو تجاوزها أو نقص الطهر عن ذلك فالعشرة حيض لو مبتدأة وإلا فأيام عادتها“ ترجمہ: اگر خون دوبارہ آجائے تو اس کی طہارت کا حکم باطل ہوجاتا ہے، گویا وہ پاک ہی نہیں ہوئی تھی۔ فتاوی تاتارخانیہ میں فرمایا: یہ اس صورت میں ہے جب خون دس دن کے اندر دوبارہ آجائے اور اس سے تجاوز نہ کرے اور اس کے بعد وہ پندرہ دن پاک رہے۔ پس اگر خون دس دن سے تجاوز کرجائے یا طہر پندرہ دن سے کم ہو تو مبتدئہ کے لیے پورے دس دن حیض ہے اور اگر وہ مبتدئہ نہیں تو اس کی عادت کے دن (ہی حیض قرار پائیں گے)۔ (منہل الواردین علی ذخر المتأہلین فی مسائل الحیض، الفصل الثالث بیان أحکام انقطاع الدماء، صفحہ 207، دار الفکر، بیروت)

فتاوی عالمگیری میں ہے: ”منها أن يسقط عن الحائض والنفساء الصلاة فلا تقضي“ ترجمہ: حیض و نفاس کے احکام میں سے ہے کہ حائضہ اور نفاس والی عورت سے نماز ساقط ہوجاتی ہے، پس وہ اس کی قضا نہیں کرے گی۔ (الفتاوی الہندیۃ، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، جلد 1، صفحہ 38، دار الفکر، بیروت)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1367ھ/1948ء) لکھتے ہیں: "ان (حیض و نفاس کے) دنوں میں نمازیں معاف ہیں، ان کی قضا بھی نہیں، اور روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔" (بہار شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ380، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1028

تاریخ اجراء: 02 رجب المرجب 1447ھ/23 دسمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net